

Analysis on Muslim Family Law Ordinance 1961

مسلم فیملی لاء آرڈیننس بہت اہم اور متنازعہ قانون ہے۔ اس کا تاریخی جائزہ لینا یہاں اس لیے ضروری ہے کہ اس میں ترمیم کرنا مقصود ہو تو اس قانون کے بارے میں آگاہی ہونا لازمی ہے۔ ۱۹۵۵ میں محمد علی بوگرہ نے، جو کہ بعد میں وزیر اعظم رہے، اپنی پہلی بیوی کی اجازت اور علم میں لائے بغیر اپنی سیکرٹری سے دوسری شادی کر لی۔ ان کی پہلی بیوی جو کہ اس وقت APWA کی رکن بھی تھیں، نے اس تنظیم کے ذریعے پورے ملک میں ایک تحریک کا آغاز کر دیا لہذا ۴ اگست ۱۹۵۵ کو پاکستان کی حکومت نے ایک سات رکنی کمیشن مقرر کیا جسے خواتین کے حقوق، شادی، طلاق اور عائلی قوانین سے متعلق سفارشات اور رپورٹ مرتب کرنا تھی تاکہ ملک میں شریعت محمدی کے تحت عائلی قوانین تشکیل دیئے جاسکیں۔

یہ سات رکنی کمیشن ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین (صدر کمیشن)، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحاکم، مولانا احتشام الحق تھانوی، مسٹر عنایت الرحمن، بیگم شاہنواز، بیگم انور جی احمد اور بیگم شمس النہار محمود پر مشتمل تھا۔ اس کمیشن کے صدر کی وفات کے بعد سابق چیف جسٹس آف پاکستان میاں عبدالرشید، ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ کو اس کمیشن کے صدر مقرر ہوئے۔ کمیشن نے ۲۰ جون ۱۹۵۶ کو اپنی رپورٹ شائع کی اور مولانا تھانوی کا اختلافی نوٹ ۳۰ اگست ۱۹۵۶ کو شائع کیا گیا۔ علماء کی جانب سے کمیشن میں شامل افراد اور اسکی شائع کردہ رپورٹ کی بہت مخالفت کی گئی۔

اس کمیشن نے بہت سی سفارشات کیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ایک وقت میں دی گئی تین طلاقیں کو ایک ہی طلاق شمار کیا جائے اور اس میں مزید دو طلاقیں دینے کی گنجائش رکھی جائے۔ قرآن میں موجود طریقے سے یعنی ۳ طہر میں طلاق دینے کو رائج کیا جائے۔ لیکن اس رپورٹ کی بے حد مخالفت کی وجہ سے آرڈیننس کے بنانے والے افراد نے طلاق دینے کے طریقے کو مکمل طور سے نظر انداز کرتے ہوئے صرف اس بات پر توجہ دی کہ طلاق اور نکاح کی رجسٹریشن کو ممکن بنایا جائے۔

آئین میں اٹھارویں ترمیم سے قبل اس حوالے سے قانون بنانے اور اس میں ترمیم کرنے کا اختیار مشترکہ قانون سازی کی لسٹ میں شامل تھا جس کے تحت وفاقی اور صوبائی دونوں سطح پر اس قانون میں ترمیم کی جاسکتی تھی لیکن اٹھارویں ترمیم کے بعد اس حوالے سے قانون سازی کا مکمل اختیار اب صوبوں کو حاصل ہے لہذا صوبے اپنی اسمبلیوں میں اس قانون کو من و عن یا ترمیم کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ اگر صوبے نے ترمیم نہ کی ہو تو وفاقی قانون ہی نافذ العمل ہوگا۔ اس لحاظ سے پنجاب اسمبلی کا ترمیم شدہ قانون بھی آپ کو ارسال کیا جا رہا ہے۔

اس آرڈیننس میں بہت سے ترمیم طلب نکات موجود ہیں لہذا مندرجہ ذیل میں اس آرڈیننس کی ہر دفعہ کا تجزیاتی جائزہ پیش

کیا جا رہا ہے۔

سیکشن ۱:

مذکورہ سیکشن اس آرڈیننس کے نام اور اس کے نافذ ہونے سے متعلق ہے کہ یہ پورے پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں پر نافذ ہوگا

سیکشن ۲:

مذکورہ سیکشن میں تعریفات بیان کی گئی ہیں۔

سیکشن ۳:

اس سیکشن کے تحت اس آرڈیننس کے مندرجات نافذ العمل ہونگے بلحاظ اس کے کہ رائج الوقت قوانین میں کچھ بھی موجود ہو۔ مزید یہ کہ قانونِ ثالثی ۱۹۴۰، قانونِ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ اور دیگر کسی بھی نافذ الوقت عدالتی ضابطہ قانون کا اطلاق اس آرڈیننس پر نہیں ہوگا۔

تجویز: ہمارے خیال میں ثالثی کمیٹی کو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہونا چاہئے۔

یونین کونسل کا چیئرمین خصوصی طور پر ایسی شکایات کو سننے کے لیے ایک مصالحتی کمیٹی تشکیل دے گا جو کہ ان افراد پر مشتمل ہوگی:

۱۔ ایک ریٹائرڈ جج جو کہ اس کمیٹی کا صدر ہوگا یا ہوگی۔

۲۔ ایک سند یافتہ نفسیاتی ڈاکٹر جو ترجیحاً اس یونین کونسل کا رہائشی ہوگا

۳۔ ایک مذہبی اسکالر

۴۔ ایک ڈاکٹر

۵۔ یونین کونسل کے دو متقی پرہیزگار افراد

۶۔ فریقین کی جانب سے دو افراد

۷۔ ایک وکیل

یہ کمیٹی، قانونِ ثالثی ۱۹۴۰ کے تحت اپنی کارروائی چلائے گی۔

سیکشن ۴:

سیکشن، وراثت سے متعلق ہے کہ جس کے اگر کسی بیٹا یا بیٹی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی اولاد کو وراثت میں وہی

حصہ دیا جائے گا جو کہ اگر وہ زندہ ہوتی یا ہوتا تو اس بیٹی یا بیٹے کو دیا جاتا۔

ول کا تبصرہ۔

ہمارے خیال میں اس سیکشن کو اس آرڈیننس میں نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے قانون وراثت ۱۹۲۵ کا حصہ بنانا چاہیے۔

سیکشن ۵:

اس سیکشن کے تحت اس بات کو ممکن بنایا گیا ہے کہ نکاح کی رجسٹریشن لازمی ہو۔ اس مقصد کے لیے یونین کونسل ایک یا زیادہ افراد کو لائسنس دے گی کی وہ نکاح کو رجسٹر کرے۔ اگر اس لائسنس یافتہ فرد کے علاوہ کوئی نکاح پڑھائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ یونین کونسل میں خود اس نکاح کو رجسٹرڈ کروائے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ ۳ ماہ سزائے قید یا ایک ہزار جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ اسکے علاوہ جو شخص بھی کسی نکاح کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے یا نکاح نامہ کی کاپی حاصل کرنا چاہتا ہو، وہ مقرر کردہ طریقے اور فیس کی ادائیگی کے بعد حاصل کر سکتا ہے۔

تجویر:

اس سیکشن میں پنجاب اسمبلی کی طرح یہ ذیلی سیکشن بھی شامل کی جانی چاہیے کہ نکاح نامہ کا فارم مکمل طور سے بھرنا نکاح خواں کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی کالم میں لائن ڈال کر cross نہ کیا جائے بلکہ پورا نکاح نامہ صحیح طور سے بھرا جائے۔ اس کے علاوہ ہم سمجھتے ہیں کہ نکاح و طلاق کی تمام رجسٹریشن کو نادر کے ذریعے مرکزیت دی جائے اور نادر کے پاس رجسٹریشن کروانا یونین کونسل کی ذمہ داری ہونہ کہ فریقین کی۔ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب تمام ریکارڈ کو جدید تقاضوں کے تحت کمپیوٹرائزڈ کیا جائے تاکہ جب بھی کوئی شخص کسی نکاح خواں یا یونین کونسل کے پاس رجسٹریشن کے لیے جائے تو ان کے پاس پہلے سے اس شخص کے بارے میں بنیادی معلومات موجود ہوں اور دوسری یا تیسری شادی کے خواہش مند افراد تالشی کونسل کو اطلاع کرنے کا پابند ہوگا۔ مزید یہ کہ جو لوگ جھوٹ یا دھوکہ بازی سے کام لیتے ہیں ایسے افراد کی بھی حوصلہ شکنی کی جاسکے۔ مزید یہ کہ نکاح نامہ حاصل کرنے کے لئے مناسب وجوہات بیان کرنے کا پابند ہوگا۔

سیکشن ۶:

اس سیکشن کے تحت تعداد ازدواج کو اجازت سے محدود کیا گیا ہے جو مرد بھی دوسری شادی کا خواہاں ہو اس پر لازم ہے کہ تالشی کونسل میں ایک درخواست داخل کرے کہ جس میں دوسری شادی کرنے کی وجوہات درج ہوں۔

اس درخواست کے موصول ہونے پر کونسل کا چیئرمین پہلی بیوی یا بیویوں کے نامزد کردہ فرد کے ساتھ اس درخواست کا

جائزہ لے گا اور اگر دوسری شادی کرنے کی درخواست ضروری، انصاف پر مبنی ثابت ہوئی تو اس شخص کو دوسری شادی کی اجازت دے دی جائے گی۔ جو فریق ثالثی کونسل کے فیصلے سے مطمئن نہ ہو وہ طے شدہ فیس ادا کرنے کے بعد کلکٹر کے پاس Revision کی درخواست داخل کر سکتا ہے۔ کلکٹر کا فیصلہ آخری ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔

ثالثی کونسل کی اجازت کے بغیر اگر کسی مرد نے دوسری شادی کی تو اس صورت میں اسے اپنی بیوی یا بیویوں کو فوری طور پر ان کا مہر ادا کرنا ہوگا اور اگر ادانہ کیا تو یہ مہر اس کی شخص ملکیت میں موجود جائیداد سے وصول کیا جائے گا۔ اگر اسکے خلاف شکایت داخل کی جائے تو اس شخص کو زیادہ سے زیادہ ایک سال قید، یا ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

مشاہدہ:

پہلی بیوی سے اجازت لینا شوہر کے لیے لازمی نہیں ہے لیکن پہلی بیوی کے ساتھ اچھے اخلاق اور نرمی کا رویہ رکھنا چاہیے۔ شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی دوسری شادی سے متعلق اپنی پہلی بیوی کو اعتماد میں لے، اور اس کے نان و نفقہ میں کسی طرح کی کوتاہی نہ برتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں سے بہترین سلوک کرتے ہیں

(ترمذی حدیث نمبر ۱۱۶۲)

مزید یہ کہ پہلی بیوی کے علم میں لائے بغیر دوسری شادی کرنا اسے دھوکا دینے کے مترادف ہوگا اور اسی طرح جس لڑکی سے دوسری شادی کی جائے اسے بھی اس بات کا علم ہونا لازمی ہے کہ مرد پہلے سے شادی شدہ ہے۔ اسکے علاوہ ریاست میں موجود ہر شخص کا Marital Status پتہ ہونا حکومت کے لیے انتہائی ضروری ہے جو کہ صرف رجسٹریشن کے ذریعے ممکن ہے۔ بیویوں کے درمیان انصاف کرنا لازمی ہے اور شرع اسلامی کے تحت بیوی اپنے نان و نفقہ کے لیے عدالت سے رجوع کر سکتی ہے۔ اس لیے حکومت بھی یہ جانچنے کی حقدار ہے کہ آیا کوئی شخص دوسری شادی اور دوسری بیوی کا نان و نفقہ انصاف کے تحت ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ مستقبل میں ایسے معاملات عدالتوں میں نان و نفقہ ادانہ کرنا، خلع اور طلاق جیسے مقدمات کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

تجویز۔

شوہر پر لازم ہو کہ وہ بذریعہ نوٹس اپنی دوسری شادی کی اطلاع ثالثی کونسل کو دے گا۔ جس میں پہلی بیوی کا نان و نفقہ درج ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ دوسری شادی کی وجوہات بھی ثالثی کمیٹی کے علم میں لانا ہوگا۔ اس کے علاوہ کونسل پر لازم ہے کہ وہ

یہ نوٹس پہلی بیوی کو فراہم کرے اور ساتھ ساتھ اس ریکارڈ کو نادرا کے آفس میں جمع کروائے، مرد کو شادی کے وقت نکاح نامہ کے ساتھ نوٹس کی کاپی منسلک کرنے پر پابند کیا جائے۔

سیکشن ۷: طلاق:

Muslim Family Law Ordinance 1961 کے سیکشن ۷ کے سب سیکشن میں مرد کو طلاق دینے کے

نوٹس کہ جلد از جلد union council میں جمع کرانے کا پابند کیا گیا ہے۔

تبصرہ:

ہمارے معاشرے میں عام طور پر طلاق دینے کا جو طریقہ کار رائج ہے اسے دیکھ کر نہیں لگتا کہ مرد حضرات کو اس شرعی مگر ناپسندیدہ عمل کو گزرنے کے شرعی طریقے سے کوئی آگہی رکھتے ہیں۔ جب مرد کو Union Council میں Notice دینے کے بعد مصالحت کیلئے بلایا جاتا ہے اور وہ حاضر نہ ہو تو Sec 7 اسے کہیں بھی زبردستی بلاتا ہوا نظر نہیں آتا اسکے لئے Sec 7 میں ترمیم کی گنجائش بنتی ہے کہ مرد کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی طلاق کو رجسٹرڈ کروائے ورنہ اُسے سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ عام طور پر 2% بھی ایسا کوئی فیصلہ نہ دیکھنے میں آیا نہ سننے میں آیا کہ کسی مرد کو طلاق رجسٹرڈ نہ کرانے پر عدالت میں کوئی کیس یا union council میں کوئی complain فائل کی گئی ہو اور Sub Sec 2 کے تحت کوئی سزا دی گئی ہو؟

Sub Sec 2 میں جو سزا دی گئی ہے اس پر آج تک کسی نے عمل نہیں کروایا اور کروائے تو کون اور کیسے کروائے؟ کیا مرد کی جانب سے طلاق دی گئی عورت خود کورٹ میں جا کر کورٹ سے Divorced Deed کا مطالبہ کرے اور طلاق کو رجسٹرڈ کرانے کی درخواست داخل کرے۔ اس صورت میں کورٹ مرد کو بلائے اور Sub Sec 2 کو مرد پر لاگو کرانے اور سزا سنائے صرف اسی صورت میں اس سنگین مسئلہ کو حل کرایا جاسکتا ہے۔

تجویز:

سیکشن ۷ میں طلاق کو رجسٹرڈ کرانے کے سیکشن کا اضافہ ہونا چاہیے۔

(تا کہ طلاق نامہ نامنے کی صورت میں جن سنگین مسائل سے عورت دوچار ہوتی ہے اور مجبور ہو کر خلع لیتی ہیں۔)

Sub Sec 5 Sec 7 کے تحت اگر کوئی عورت طلاق کرے تو طلاق effective ہو کر وقت سے نکاح

یا تو 90 دن کی تکمیل ہوگا۔ یا وضع حمل دونوں میں سے جو بھی بعد میں ختم ہو رہا ہو۔

تبصرہ:

اگر کسی عورت کے حمل کا پتا دوران عدت یعنی 90 دن کی مدت کے دوران ہوتا ہے اور اس وقت وہ حمل تین ماہ کا ہے تو عورت کو وضع حمل تک کی مدت (یعنی تقریباً چھ ماہ) بطور عدت گزارنی ہوگی۔ لیکن اگر یہ حمل 8 ماہ کا تھا جب طلاق دی گئی تو حمل کے واقع ہونے کے بعد بھی دو ماہ مزید عدت گزارنی ہوگی۔

بہشت زیور میں مولانا اشرف الحق تھانوی صاحب نے صفحہ نمبر ۲۱۶ کے مسئلہ نمبر ۵ میں عدت کو اس طرح بیان کیا ہے ”اگر کسی کو پیٹ ہے اور اسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے۔ یہی اسکی عدت ہے جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت ختم ہوگی طلاق ملنے کے بعد تھوڑی دیر میں اگر بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم۔“

تجویز۔

وضع حمل کے متعلق قرآن کریم میں جو عدت کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے۔ اسے اختیار کیا جائے۔

سیکشن ۸:

اس سیکشن کے تحت اگر طلاق کا حق بیوی کو تفویض کر دیا گیا ہے یا فریقین طلاق کے علاوہ کسی اور طریقے سے تسخیر نکاح کرنا چاہیں، اس صورت میں بھی سیکشن ۷ کا نفاذ اسی طرح کروایا جائے گا۔

سیکشن ۹:

اس سیکشن میں بیوی کے نان و نفقہ سے متعلق مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر شوہر بیوی کا نان و نفقہ نہ ادا کرے یا ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں ان کا نان و نفقہ انصاف کے تحت ادا نہ کرے تو بیوی یا بیویاں، کسی دیگر قانون کاروائی کے علاوہ، چیمبر مین کو ایک درخواست دے سکتی ہے یا سکتیں ہیں۔ درخواست موصول ہونے پر چیمبر مین ثالثی کونسل تشکیل دے گا جو کہ معاملے کو طے کرے گی اور ایک ٹیٹو فیکٹ جاری کرے گی جس میں وہ رقم درج ہوگی کہ جو شوہر، بیوی کے نان و نفقہ کے طور پر ادا کرے گا۔ جو فریق ثالثی کونسل کے فیصلے سے مطمئن نہ ہو وہ طے شدہ فیس ادا کرنے کے بعد کلکٹر کے پاس Revision کی درخواست داخل کر سکتا ہے۔ کلکٹر کا فیصلہ آخری ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔ اگر شوہر نے نان و نفقہ کی رقم ادا نہ کی تو یہ رقم اس کی جائیداد سے وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی نے اس سیکشن میں نابالغ بچوں کا نان و نفقہ بھی شامل کیا ہے۔

وِل فورم کا تبصرہ:

اس سیکشن میں دی گئی ہدایت کو موثر بنایا جائے۔

سیکشن ۱۰:

اس سیکشن کے تحت مہر کو زیر بحث لایا گیا ہے یہ ایک قیاسی دفعہ ہے جس میں یہ قیاس کیا گیا ہے کہ اگر مہر کے ادا کرنے کے حوالے سے کوئی تفصیل، نکاح نامہ میں نہ موجود ہو تو یہ ہی سمجھا جائے گا کہ مہر بیوی کے شوہر سے مانگنے پر ادا کیا جائے گا۔

سیکشن ۱۱:

اس سیکشن کے تحت حکومت کو اختیار ہے کہ وہ اس آرڈیننس کو نافذ کرنے کے لیے قواعد و ضوابط تشکیل دے سکتی ہے۔ حکومت قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے کے لیے ایک ماہ سزائے قید یا دو سو روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں درج کر سکتی ہے۔ قواعد و ضوابط کی تشہیر سرکاری جریدے کے ذریعے کی جائے گی۔

ترمیم / Amendments

- ۱۔ Sec 7 کے Sub Sec 2 میں جو سزا رکھی گئی ہے۔ ان سزاؤں کو ترمیم کے ذریعے بڑھایا جاسکتا ہے۔
- ۲۔ طلاق کی عدت کے حوالے سے شرعی طور پر موجود مدت کو اس میں ترمیم کے ذریعے شامل کیا جائے۔
- ۳۔ جہاں نکاح کے لئے ضروری ہے کہ دو گواہان موجود ہوں، اسی طریقے سے طلاق کے وقت بھی دو گواہان کی شمولیت کو لازمی بنایا جائے۔
- ۴۔ یونین کونسل میں ایک عامل کا ہونا لازمی ہو، وہ علاقے کی جامع مسجد کا پیش امام بھی ہو سکتا ہے۔
- ۵۔ جب یونین کونسل میں طلاق اور خلع کی اطلاع درج کروائی جائے، تو یونین کونسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے ڈسٹرکٹ کونسل اور نادرا میں درج کروائے۔